AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 5, Issue 2, December 2021, PP: 19-32
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

ملتان کی تعلیمی ترقی میں مسیحی تعلیمی اداروں کے کردار کا تحقیقی جائزہ

Role of Christian Educational Institutions in the Educational Development of Multan – A Research Study

Muhammad Irfan Wahid [1*], **Prof. Abdul Quddus Suhaib** [2]
[1]Doctoral Candidate, [2] Chairman
Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University Multan, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:
Received 17 July 2021
Revised 16 Sep. 2021
Accepted 30 Nov. 2021
Online 30 Dec. 2021

DOI:

***Keywords**:*
Christian Minority, Interreligious, Educational Development, Multan.

ABSTRACT

Teaching is a noble profession. This profession helps in nurturing humanity and brings positive reforms in a society with the promotion of high moral values. Mankind owes its worth to knowledge. Knowledge makes us differentiate between the good and bad and helps us to find our Creator and the way of life. Both Islam and Christianity give prime importance to education. The Christian minority has been thriving in Multan for generations. It goes without saying that the Christian minority have played a vital role in promoting education in this city. These educational institutions have been working for several years. This article is aimed to highlight and bring forth the history and contribution of Christian Missionary institutions in Multan. The researchers have made a thorough research to bring out the history, causes, and details about the pioneers of the Christian missionary institutions in Multan very comprehensively. The article also outlines the facts and figures for each institution with fair accuracy. Moreover, it also refers to those significant personalities who studied in a Christian institution and served the country with high-ranking. The services of these institutions are not only benefitting the Christian and Muslim students with their academic life, but they are also promoting the harmony and the positive Muslim-Christian Relations. It is a proven fact that interreligious agreements are essential to establish harmony and peace in society. These educational institutions have rendered a vital role in this regards in the city of Multan.

*Corresponding author’s email: irc@bzu.edu.pk

CC BY

موضوع کا تعارف

آج جب کے انسانی برداری ایک گلوبل ویلیج کی شکل اختیار کر چکی ہے اور کوئی ایک دوسرے سے لاتعلق نہیں رہ سکتا اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے کے تعلیمی حالات سے متاثر نہ ہو۔ یقیناً ایک جگہ تعلیمی اور معاشرتی حالات دوسری جگہ پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اس طرح پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک میں مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ آباد ہیں۔ ہر ملک کے تقریباً ہر شہر میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں اور آج کے موجودہ حالات میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان تعلیم اور پُر امن معاشرتی تعلقات وقت کی اہم ضرورت ہے نہ کہ جہالت اور تصادم جس سے دنیا کا امن تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔

برصغیر میں مسیحیت کا آغاز سب سے پہلے مقدس توما رسول (آپ کو رسول ہند کا خطاب دیا گیا) کی 52ء میں برصغیر کی سرزمین ٹیکسلا کے شہر سے ہوتے ہوئے ہندوستان کے انتہائی جنوب میں واقع مالا بار کے ساحلی علاقے میں پہنچے اور آپ نے برصغیر میں مسیحیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ ملتان میں مسیحیت کی تاریخ دو صدی پر مشتمل ہے۔

ملتان میں پہلا مشن 1856ء میں بنا جس کے پہلے مشنری پادری ٹی ایچ فٹز پیٹرک (Thomas Henry Fitz Patrick) تھے جنہوں نے ملتان میں مشن کی بنیاد رکھی۔ پہلا مشن ہائی سکول حسین آگاہی میں 1873ء میں قائم ہوا جو کہ امتدادِ زمانہ کے ساتھ اپنا وجود برقرار نہ رکھا سکا۔[1] اس مقالہ میں موجودہ دور میں ملتان کی تعلیمی ترقی میں مسیحی تعلیمی اداروں کے کردار کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

انتخاب موضوع کا پس منظر

بیسوی صدی کی ابتدا ہی میں انگریز مسیحیوں نے 1911ء میں ملتان میں کانونٹ سکول کی بنیاد رکھی گئی۔ ملتان کی اہمیت کے پیش نظر 1920ء میں انگریز مسیحیوں نے یہاں ایمرسن کالج قائم کیا جس کو تیرہ سال بعد 1933ء میں ڈگری کالج بنا دیا گیا۔ ملتان میں مسیحی سکولوں اور کالجز نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ پاکستان کی بڑی بڑی سیاسی اور نامور شخصیات انہی تعلیمی اداروں سے تعلیم یافتہ ہیں۔[2]

تعلیم کا صحیح مقصد طلبہ کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ان کے طبعی رجحانات کو صحیح رخ پر ڈالنا اور انہیں ذہنی، جسمانی، عملی اور اخلاقی اعتبار سے بتدریج اس لائق بنانا کہ وہ اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں اور انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان سے وہ کماحقہ عہدہ برآء ہو سکیں۔

اسلامی تعلیم میں معلم کا مقام نہایت اعلیٰ و ارفع ہے۔ تمام نبی اپنی قوم کے لیے معلم بن کر آئے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خود اسماء کی تعلیم دی۔ لہٰذا معلم کا منصب نہایت مقدس ہے۔ نبی کریم ﷺ آدمی کو زندگی بھر متعلم دیکھنا چاہتے تھے یا معلم، تیسری صورت آپ ﷺ کو پسند نہ تھی۔[3]

نظام تعلیم و تربیت کسی بھی ملک و قوم کی ترقی کی بنیاد ہوتا ہے جس قدر نظام تعلیم مستحکم اور طریقہ تربیت پر اثر ہوگا اسی قدر وہ معاشرہ اعلیٰ اقدار کا حامل ہو گا۔ ملتان میں مسیحی تعلیمی اداروں نے اس وقت خدمات سرانجام دیں جب یہاں تعلیمی صورتحال کافی خستہ تھی اور مسیحیوں کے اس کردار کو ملتان کی تعلیمی ترقی میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ملتان کی علمی تاریخ:

ملتان دنیا کا قدیم ترین شہر ہے۔ جو روز اول سے تعمیر و تخریب کی کشمکش سے گزر رہا ہے۔ آج کا ملتان قدیم و جدید آثار کا حسین امتزاج ہے۔ جس سے ایک نئی زندگی اور زندگی سے نئی اقدار ابھر رہی ہے۔ ملتان کا ماضی جتنا قدیم ہے اتنا ہی شاندار بھی ہے۔ یہ صرف اولیاء اللہ کا مسکن ہی نہیں بلکہ تاجداروں کا مولد و مدفن بھی ہے۔ اس کے دامن میں تہذیب و تمدن، علم و فن اور معاشرت و ثقافت نے بھی آنکھ کھولی ہے۔ ملتان شروع سے علمائے کرام اور فقہائے اسلام کا مرکز رہا ہے اور اس کا کوئی دور ان سے خالی نہیں رہا۔ پاکستان بننے کے بعد بہت سے نامور علماء دین اور مفتیان متین ہندوستان سے ملتان آئے۔ انہوں نے اپنے اپنے حلقہ میں دینی مدارس قائم کر کے علم و دین کی آبیاری شروع کر دی۔ ابتداء میں مدرسوں کا وجود نہ تھا۔ اور مساجد مدارس کا کام دینے لگیں۔ جن میں تمام تر بنیادی تعلیم اخلاقی ہوتی تھی اور بچپن سے ہی اخلاقیات کے نقوش ذہن نشین کرا دیئے جاتے تھے۔[4]

ملتان میں درس و تدریس کا سلسلہ محمد بن قاسم کے وقت سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جسے بعد میں حضرت بہاؤالدین زکریا نے آگے بڑھایا۔ ان کے مدرسہ بہائیہ سے ستر ہزار افراد فیض یاب ہو کر ہندوستان میں علم کی شمع روشن کرنے کیلئے پھیل گئے۔ ہندوستان میں مدرسۃ کی پہلی عمارت عہد قباچہ 1228ء میں ملتان میں بنی۔ اور پہلی یونیورسٹی بھی سلطان حسین لنگاہ 1469ء کے زمانہ میں ملتان میں قائم ہوئی۔ جس کے ساتھ بہت سے مدارس منسلک تھے۔ اور بڑے بڑے علماء و فضلاء گرانقدر وظائف پر درس و تدریس کیلئے مامور تھے۔ جہاں دوسرے شہروں کو اپنی سربفلک عمارتوں پر فخر تھا وہاں اہل ملتان کو علم و فضل میں برتری پر ناز تھا۔[5]

ملتان میں مسیحی مشنریوں کی تعلیمی خدمات کے شواہد انیسویں صدی سے ملتے ہیں جب انگریزوں نے ملتان پر قبضہ کرنے کے 7 سال بعد 1856ء میں بمقام حسین آگاہی پہلا انگریزی طرز کا ہائی سکول قائم کیا اور 1890ء میں یہ سکول پنجاب یونیورسٹی سے منسلک ہوا۔ 1916ء میں لڑکیوں کا پہلا مڈل سکول قائم ہوا۔ 1920ء میں انٹر میڈیٹ کالج قائم ہوا اور 1906ء میں گرلز کالج قائم ہوا۔ سرکاری تعلیمی اداروں کے علاوہ بے شمار انگریزی مشنری اور اسلامی تعلیم دینے والے ملکی و غیر ملکی تنظیموں کے تحت قائم ادارے فروغ تعلیم میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں مگر ان میں سے اکثر ادارے تجارتی بنیادوں پر چل رہے ہیں۔ مسیحی تعلیمی اداروں میں لارڈ ولیم بینٹک نے 1835ء سے سیکولر سکولوں کو رواج دیا اور اس طرح مسیحی سیکولر سکولوں کا برصغیر میں جال بچھ گیا اور طلبہ جوق در جوق ان مسیحی تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کرتے رہے اور ان میں تعلیمی شعور اور سیاسی بیداری پیدا کرتے رہے۔ مسیحی تعلیمی اداروں کی بے مثال خدمات ناقابل فراموش ہیں اور آج بھی والدین اپنے بچوں کو مسیحی تعلیمی اداروں میں تعلیم دلوانے کو ترجیح دیتے ہیں۔[6]

تعلیم اور مسیحیت:

مسیحیت اور تعلیم کا ایک دوسرے کے ساتھ بڑا مضبوط تعلق ہے۔ مسیحی عقیدے کے مطابق خدا کو پہچاننے اور خدا سے اپنا تعلق بنانے کے لیے تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ آگاہی حاصل کرنا ایک مسیحی کی زندگی میں ایک بنیادی چیز ہے۔ اس لیے مسیحی مشنریاں مسیحی پیغام کو سمجھانے کے لیے تعلیم کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔[7] مسیحیت کے مطابق دنیا میں برائی لاعلمی کی وجہ سے ہے اور اس لاعلمی کی وجہ سے انسان کا خدا سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے علم کی وجہ سے ہی خدا کی پہچان ہوتی ہے اور علم سے ہی انسان سچائی اور حق کو دریافت کرتا ہے۔[8]

تعلیمی میدان میں مسلم مسیحی تعلقات:

تعلیم انسان کی اپنی صلاحیتوں کے مطابق روحانی طور پر خود کو بدلنے کا ذریعہ ہے۔ تعلیم زندگی کا حصہ ہے۔ تعلیم کسی قوم کے معاشرتی رویوں کو بدلنے کا ذریعہ ہے۔ تعلیم کے ذریعے سے ہی معاشرے سے جہالت و غربت کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر خطوط پر استوار کیا جاسکتا ہے۔ تعلیم کے مختلف شعبہ جات ہی کسی معاشرے کی ترقی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

اسلام اور مسیحیت دونوں مذاہب میں تعلیم کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اور تعلیم سے مراد صرف چند مہارتوں اور معلومات کی ترسیل نہیں بلکہ وسیع معنوں میں مثبت رویوں کی تشکیل کا نام ہے۔ تعلیم ایسی ہونی چاہیئے جو ہماری تاریخ، ثقافت اور جدید تقاضوں اور دنیا میں ہونے والی ترقی سے میل کھاتی ہو۔ کسی بھی ریاست کا مستقبل عوام کی دی جانے والی تعلیم پر منحصر ہے۔ دینی تعلیم کے نصاب کے ذریعے طلباء میں دیگر مذاہب کا احترام اجاگر کیا جاسکتا ہے۔ تعلیم کا اثر معاشروں پر دیرپا ہے۔

پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور اس کے آئین کے مطابق اس ملک میں رہنے والے تمام افراد کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اقلیتوں نے ہمیشہ اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ ملتان جو کہ پاکستان کا ایک بڑا شہر ہے۔ اس کو تعلیمی حوالے سے دیکھیں تو اس میں مسیحی اقلیت کا تعلیم کے حوالے سے اہم کردار ہے۔ مسیحی کمیونٹی ملتان میں کئی نسلوں سے آباد ہے۔ ملتان میں ہندو، سکھ، مسیحی اقلیتیں آباد ہیں۔ مسیحیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

ڈایوسس میں تعلیم:

ملتان ڈایوسس میں شروع میں تعلیم کیلئے بہت سی ضروریات تھیں جو کہ ڈایوسس کو پوری کرنی تھی۔ چرچز کیلئے بلڈنگز، نیو پیرش ہاؤس، سکول بلڈنگز اور ایجوکیشن خاص طور پر ضروری تصور کی جاتی تھیں۔ ملتان ڈایوسس میں سسٹرز کا ایک گروپ تھا جو 1948ء میں پاکستان آیا تھا۔ وہ اس وقت دو سکول چلاتا تھا۔ جب امریکن ڈومنیکن ملتان پہنچے تو سسٹر کارمیلا نے بڑی گرم جوشی سے سب ڈومینیکنز کو قبول کیا۔

یوں ساری ڈایوسس کو سمجھ کر فادرز نے یہ محسوس کیا کہ ڈایوسس میں بہت سے ایسے بچے ہیں جو غربت کی وجہ سے سکول تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس سکول نہیں تھے۔ آخر کار یہ فیصلہ ہوا کہ جہاں کہیں بھی مسیحی کمیونٹی ہے، وہاں پر سکول بلڈنگ کی تعمیر کی جائے تاکہ وہاں تعلیم کو شروع کیا جاسکے۔ بہت سے پرائمری سکول کھولے گئے جو بعد میں ہائی سکول بن گئے۔ اردو سکولوں کے علاوہ انگلش سکول بھی شروع کئے گئے جو خاص طور پر امیر لوگوں کیلئے تھے۔ پاکستان اور انڈیا کے علیحدہ ہونے کے بعد فوجی لوگوں نے اپنے بچوں کو انگلش سکولوں میں بھیجنا شروع کیا۔ اسی طرح مقامی لوگوں، تاجروں اور سرکاری افسروں نے بچوں کو مشنری سکول میں داخل کرانا شروع کیا۔ اس سے بہت سے مسائل پیدا ہوئے اور اسے اس طرح سمیٹا گیا کہ ان پیسوں سے جو انگلش سکولوں سے ملتے تھے اردو سکولوں کو چلایا جاتا تھا۔ ان انگلش سکولوں سے اکثریتی کمیونٹی نے فائدہ حاصل کیا۔

جب بھی کہیں تعلیم کا ذکر ہوتا ہے، لاسال برادرز کا ذکر ضرور کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی زندگی کا مقصد ہی علم کی روشنی پھیلانا ہے۔ لال سال برادرز کے بانی عالمگیر ٹیچرز کے مربی مانے جاتے ہیں۔ جنہوں نے بچوں کو تعلیم دینے کیلئے انتھک محنت کی اور اسے اپنا مقصد بنالیا۔ انہوں نے لاسال برادرز کو اور اساتذہ کو مخاطب کر کے کہا ہے:

"You are called to be elder brothers, elder sisters and gourdien angels to your students."

سینٹ جان ڈی لا سال 30 اپریل 1651ء کو فرانس کے شہر ریھم میں پیدا ہوئے۔ 9 اپریل 1678ء میں پریسٹ بنے۔ پریسٹ ہوتے ہوئے وہ ان غریب بچوں کی وجہ سے بہت پریشان ہوئے جو سکول نہیں جاتے تھے اور سارا وقت گلیوں میں آوارہ پھرتے تھے۔ سینٹ جان ڈی لا سال نے انہیں تعلیم دلوانا اپنی زندگی کا مقصد بنالیا۔ تعلیم کیلئے سکول قائم کرنے کا ارادہ کر لیا۔ سینٹ جان نے سکول کے بچوں کو پڑھانے کیلئے ایک گروپ تشکیل دیا جو کہ مقدس جان ڈی لا سال کے ساتھ رہ کر بچوں کو پڑھائے۔ کچھ سالوں کے بعد اس گروپ نے تعلیم کو ہی اپنا مشن بنالیا۔ اس گروپ کا نام انہوں Brothers of Christian School رکھا۔ اب اس کا نام حقیقت میں De La Salle Brothers جانا جاتا ہے۔

مشنری سکول:

انگریزوں نے فتح ملتان کے بعد سب سے پہلے یہاں مسیحیت کے فروغ کیلئے چاروں انجیلوں کا سرائیکی میں ترجمہ کرا کر گھر گھر مفت تقسیم کیا گیا۔ نئی نسل کو مسیحیت سے مانوس کرنے کیلئے جگہ جگہ مشنری سکول قائم کئے۔ جہاں تعلیم و تربیت کے ذریعہ اسے انگریزی سانچوں میں ڈھالا۔ امراء و روساء نے بھی خالص انگریزی سکولوں میں بچوں کو داخل کرانے میں فخر محسوس کیا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ان مشنریوں کے اداروں پر کوئی قدغن نہ لگائی گئی۔ بلکہ ان کی ہر طرح سے سرپرستی ہوتی رہی۔ اور انہیں سرکاری مدد ملتی رہی۔ اسی طرح پاکستان میں مسیحیت کے فروغ کا سلسلہ جاری رہا۔ 1971ء تک ملتان میں مندرجہ ذیل مسیحیوں کے تعلیمی ادارے موجود تھے۔

[۱] لاسال ہائی سکول، ملتان۔

[۲] سینٹ میری کانونٹ سکول، ملتان

[۳] سیکرڈ ہارٹ سکول[9]

مسیحی تعلیمی ادارے

سینٹ میری کانونٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول

سینٹ میری کانونٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول، ملتان کینٹ میں واقع قدیم طرز کی عمارت ہے۔ 1911ء میں سسٹرز کے گروپ نے اس کو قائم کیا۔ اس بلڈنگ میں سکول کے علاوہ سینٹ میری چرچ بھی موجود ہے۔

سینٹ میری کانونٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول کو عورتوں کا وہ گروپ چلا رہا ہے جنہوں نے پڑھائی کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔ Miss LuigiaTancani اس ادارہ کی بانی ہیں جو اٹلی میں پیدا ہوئیں۔ یہ ادارہ ملتان کے کیتھولک بورڈ کی رہنمائی کے تحت چلایا جا رہا ہے۔ سینٹ میریز سکول میں لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے اور انہیں میٹرک کے امتحان کیلئے تیار کیا جاتا ہے اور آرٹس اور سائنس مضامین دونوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری، موسیقی اور کھیلوں کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیاں مثلاً بحث و مباحثہ، کوئز پروگرام وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ ادارہ پرائیویٹ ٹیوشن کے سخت خلاف ہے ادارہ سکول کی لائبریری اور سکول عمارت کیلئے فنڈز لیتا ہے۔

سیشن کا آغاز جنوری میں ہوتا ہے اور فروری کے Mid تک جاری رہتا ہے۔ ساڑھے چار سال کے بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ یہاں نرسری کلاس نہیں ہے۔ پہلی کلاس سے دسویں کلاس تک داخلے کیلئے درخواستیں یکم فروری سے 28 فروری تک وصول کی جاتی ہیں۔ اور جو درخواستیں Due Date کے بعد آتی ہیں وہ Waiting list میں لگائی جاتی ہیں۔ طالبات کیلئے ہوسٹل بھی ہے تاکہ دور دراز سے آنے والی طالبات کو رہائش کیلئے شکایت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

یہاں پر کل اساتذہ کی تعداد 40 ہے جس میں سے 20 مسلم اور 20 مسیحی اساتذہ ہیں۔ طلبا کی کل تعداد 950 ہے جن میں 60٪ مسلم اور 40٪ مسیحی طلبا زیر تعلیم ہیں۔ ادارے کے ایلومنائی میں مصطفی کھر، مہوش بی بی، عامر نعیم مفتی (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ)، جہانگیر خان ترین، ڈاکٹر حنا غفور (اسسٹنٹ پروفیسر سائیکالوجی، رفاہ انٹرنیشنل اسلام آباد)، ڈاکٹر ہما غفور (اسسٹنٹ پروفیسر الیکٹریکل انجینئر NUST اسلام آباد، ڈاکٹر ردا غفور (اسسٹنٹ پروفیسر فاسٹ فیصل آباد، ایم ایس سی سافٹ ویئر انجینئر)، حرا غفور (فنانس آفیسر زونگ آفس لاہور) اور ڈاکٹر طاہرہ غفور (میڈکل آفیسر بہاولنگر) شامل ہیں۔[10]

سیکرڈ ہارٹ سکول ملتان

1931ء میں اٹالین ڈومنیکن فادرز، فادر بینیڈکٹ چیالیو کی قیادت میں ملتان میں آئے۔ 1936ء ملتان ڈایوسس پری فیکچر بنی اور بشپ چیالیو اس کے پہلے بشپ مقرر ہوئے۔ 1939ء میں باقاعدہ طور پر ڈایوسس وجود میں آگئی۔ 1939ء میں ہی Sisters of Charity کی ملتان ڈایوسس میں آمد ہوئی مگر پھر پاکستان اور ہندوستان کے وجود میں آنے سے سسٹرز آف چیریٹی واپس چلی گئیں اور اپنی خدمات Dominican Sisters missionaries of the school کے سپرد کی گئیں۔

7 جنوری 1948ء میں اٹلی سے 5 سسٹرز پاکستان کے مشن کیلئے بحری جہاز کے ذریعے پاکستان آئیں۔ بشپ بینیڈکٹ نے انہیں بڑی گرم جوشی سے خوش آمدید کہا۔ بشپ جی نے انہیں تبلیغ سے زیادہ تعلیم پر کام کرنے پر زور دیا۔ Sr.MarthaSzok اس سکول کی پہلی پرنسپل تھی۔ ان کے بعد Sr.DnsilaD,Souza اس سکول کی دوسری پرنسپل مقرر ہوئیں۔

یہاں پر کل طلبا کی تعداد 800 ہے جن میں سے 500 مسلم اور 300 مسیحی طلبا ہیں اور اساتذہ کی تعداد 35 ہے جن میں سے 17 مسلم اور 18 مسیحی اساتذہ ہیں۔[11]

ملتان ڈایوسس میں ہوسٹلز کی تعمیر:

ملتان ڈایوسس کا زیادہ تر حصہ دور دراز دیہاتوں اور مضافات پر مشتمل ہے۔ ملتان ڈایوسس کا وجود 1939ء میں قائم ہوا مگر اس کی حقیقی تصویر 1947ء میں نظر آئی کیونکہ اس وقت پاکستان معرض وجود میں آچکا تھا۔ یوں بہت سے مشنری پاکستان میں تشریف لائے۔

مشنری فادر اور سسٹرز بچوں اور بچیوں کیلئے ہوسٹلز کا انتظام کرتی تھیں جن میں تعلیم کے علاوہ رہائش اور کھانے پینے کا اعلیٰ انتظام تھا۔ ایک دھوبی اور خانساماں کی سہولت بھی دی جاتی تھی۔ سسٹرز اور فادرز کے علاوہ لڑکوں کیلئے ایک مقامی مرد ٹیچر اور لڑکیوں کیلئے ایک خاتون ٹیچر کا بندوبست کیا جاتا تھا۔ فادر گریگوری جو اس وقت نوجوان مشنری فادر تھے۔ بڑی دلچسپی کے ساتھ دور دراز شہروں اور دیہاتوں سے بچوں کو ہوسٹل میں لاتے تھے تاکہ وہ تعلیم حاصل کر سکیں۔

لاسال ہائر سیکنڈری سکول:

گیارہ جنوری 1960ء کو ریٹائرڈ بشپ بینیڈکٹ چیالیو، بشپ آف ملتان نے Bishop Op Rev Dr.F.B,Chialeo ملتان میں انگلش میڈیم سکول جس کا نام لا سال ہائی سکول تھا، لاسال برادرز کو سونپ دیا۔ سینٹ جان بیپٹسٹ لاسال (St.John Baptist Lasalee) سترھویں صدی میں فرانس میں رہا جو لاسال سکولوں کا بانی تھا۔

ستمبر 1993ء میں سکول کو ترقی دیتے ہوئے ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیتے ہوئے F.Sc کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ اس مقصد کیلئے سکول میں جدید لیبارٹری بنائی گئی ہیں۔

لاسال ڈے یا Founder's Day ہر لاسال ادارے میں 15 مئی کو منایا جاتا ہے۔ روایتی طور پر سینٹ جان بیپٹسٹ لاسال کو خراج تحسین پہنچانے کیلئے منایا جاتا ہے۔

سکول کا مقصد:

لاسال ہائر سیکنڈری سکول کا مقصد صرف طلباء کو ہدایات دینا نہیں بلکہ سب سے اہم بات تعلیم ہے اور ٹھوس اخلاقی تربیت ہے۔ لاسال منتظم اور ذمہ دار اچھے اخلاقی رویے پر زور دیتا ہے۔ اخلاقی اقدار کو ذہن نشین کرا کے تعلیمی حصول پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ روحانی تعلیم کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔

میٹرک اور ایف اے کی کلاسوں میں صرف سائنس پڑھائی جاتی ہے جو مضامین آفر کئے جاتے ہیں ان میں اسلامیات، اردو، ریاضی، یافزکس، کیمسٹری، بیالوجی، پاکستان سٹڈیز، عربی مڈل تک پڑھائی جاتی ہے۔

لاسال سکول کا لوگو (علامت):

لاسال سکول کا پانچ کونوں والا ستارہ اس کی جانی پہچانی علامت ہے جو یاد دلاتا ہے کہ اس ادارے کی روح اور ایمان کی روح انہیں خدا کی طرف لے کر جاتی ہے۔

یہاں آکسفورڈ اور کیمبرج کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ یہاں پر کل اساتذہ کی تعداد 105 ہے جن میں 53 مسلم اور 52 مسیحی اساتذہ ہیں۔ طلبا کی کل تعداد اس وقت 1200 کے قریب ہے جن میں سے 830 مسلم اور 370 مسیحی طلبا ہیں۔

ادارہ کے ایلومنائی میں سید یوسف رضا گیلانی (سابق وزیر اعظیم)، یوسف نسیم کھوکھر (سیکرٹری چیف)، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کمال پاشا (وائس چانسلر نشتر میڈیکل کالج ملتان)، ڈاکٹر اعجاز منصور (وائس چانسلر نشتر میڈکل کالج)، معین قریشی (ایم پی اے)، محمد باسط (ایم این اے، مظفر گڑھ)، محمد ارشد (ایم پی اے)، کامران عابد (ونگ کمانڈر)، شاہنواز (ونگ کمانڈر) اور محمد علی کاشان رضا (سول انجینئر) اور سینکڑوں اساتذہ، ڈاکٹر، انجینئرز اس ادارہ کے فارغ التحصیل ہیں جو معاشرے میں اپنا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔[12]

گڈ شیپرڈ لاسال نرسری ملتان: Good Shepherd La-Salle Nursery Multan

گڈ شیپرڈ لاسال نرسری کی بنیاد 10 اپریل 1989 میں رکھی گئی۔ سنٹر پال اور سسٹر الزبیتھ نے دو اور ٹیچرز کے ساتھ مل کر پڑھانا شروع کیا۔ ابتداء میں نرسی میں صرف 75 بچوں نے داخلہ لیا یہ سکول انگلش میڈم ہے جس میں سے 60 بچوں کا داخلہ لاسال سکول میں ہوا جو

سسٹروں کے لیے بہت ہمت افزاں بات تھی۔ سکول کا مقصد بچوں کو رنگ، نسل اور زبان سے بالاتر ہو کر اچھی معاشرتی اقدار کا سکھانا ہے۔ ادارے کا مقصد غریبوں بچوں تک تعلیم کو پہنچانا ہے۔

موٹو: ایک انسان کی قدر و قیمت پوری دنیا سے زیادہ ہے۔

A person is worth than the whole word.

یہاں کی پرنسپل سسٹر نسیم ہیں اور سسٹر صائمہ ان کی معاون ہیں۔ اس ادارے میں آکسفورڈ کا نصاب ہے کل آٹھ اساتذہ ہیں ان میں 7 مسیحی اور ایک مسلم اساتذہ ہیں۔ طلبہ کی کل تعداد 130 ہے۔ جن میں 70 مسلم اور 60 مسیحی طلبا و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں پر داخلہ 2.5 سال کے عمر کے بچے اور بچیوں کا ہوتا ہے۔ یہاں صرف کلاس فرسٹ سے کلاس تھری تک تعلیم دی جاتی ہے۔

ادارہ کے مقاصد:

تعلیم کو عام کرنا، تمام لوگوں کو تعلیم مہیا کرنا، بغیر کسی امتیاز کے سب کے لیے تعلیم مہیا کرنا۔

غیر نصابی سرگرمیاں:

سالانہ چھ سے سات غیر نصابی سرگرمیاں بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں سپورٹس ڈے، فادر ڈے، مادر ڈے، 14 اگست، کرسمس ڈے، ایسٹر ڈے اور 6 ستمبر ڈے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ادارے میں مباحثے اور تقریری پروگرام بھی منعقد کروائے جاتے ہیں۔ ادارے کے زیر اہتمام دوسرے تعلیمی اداروں کے مطالعاتی دورے بھی طلبہ کو کروائے جاتے ہیں۔ مذہبی تعلیم کے لیے مسلم طلبہ کے لیے مسلم ٹیچر اور مسیحی طلبہ کے لیے مسیحی اساتذہ تعلیم دیتے ہیں۔ اس ادارے میں طلباء کے لیے ہاسٹل کی سہولت موجود نہیں ہے صرف سسٹرز کے لیے ہاسٹل موجود ہے۔ یہ تعلیمی ادارہ بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے خصوصی کردار ادا کر رہا ہے اور مختلف تقاریب میں معاشرے کے دیگر مذاہب کے افراد کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ جہاں پر پانچ سو سے لیکر چھ سو تک ماہانہ فیس وصول کی جاتی ہے اور بعض غریب طلبا کو بغیر فیس کے بھی یہاں پڑھایا جاتا ہے کیونکہ یہ ادارہ ایک چیریٹی اور مشنری ادارہ ہے۔[13]

البنز بوائز/گرلز ہائی سکول، ملتان: Alban's Boys/Girls High School, Multan

البنز ہائی سکول چوک رشید آباد میں واقع ہے۔ اس کا سنگ بنیاد 7.12.1988 میں بشپ پطرس یوسف نے رکھا۔ اس سکول کا پہلا نام سینٹ اجینز سکول ملتان رکھا گیا تھا۔ اور یہاں کے پہلے پرنسپل سر اجینز تھے (Agens) اس کے بعد سر کینے (Kenney) پھر سر میری لیوس (Mary Louis) تھے۔ 1988ء میں اس کو البنز اکیڈمی ملتان کا نام دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لاسال ہائی سکول میں برادر البنز پڑھاتے تھے۔ 2011ء سے اب تک برادر شاہد مغل یہاں کے پرنسپل ہیں۔ یہ لاسال سکول کا ایک حصہ ہے جس میں غریب بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔

سکول کے پورے سال کی سرگرمیوں کا کیلنڈر چھاپ دیا جاتا ہے۔ بچوں کو تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیاں بھی کروائی جاتی ہیں۔ تاکہ بچوں کی صلاحیتوں کو ابھارا جاسکے۔ یہاں پلے گروپ، نرسری اور اس کے بعد پریپ پڑھائی جاتی ہے۔

مسلمان بچوں کو یہاں اسلامیات اور عیسائی بچوں کو اخلاقیات اور مسیحی مذہبی تعلیمات دی جاتی ہے۔ اور دوسری کلاسز کا نصاب یکساں ہے۔ یہاں میٹرک تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اور سائنس لیبارٹری بھی موجود ہے۔ بچوں کی تعداد 403 تک ہے۔ یہاں عیسائی اور مسلمان دونوں ٹیچرز 30 ہیں۔ پرائمری حصہ میں لڑکے اور لڑکیوں کو اکٹھے تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے بعد چھٹی کلاس سے دسویں تک لڑکوں اور لڑکیوں کو الگ کلاس رومز ہیں۔ اور الگ انتظام ہے۔ یہاں پینے کا صاف اور ٹھنڈا پانی اور ٹائلٹ موجود ہیں۔ صفائی کا عمدہ انتظام ہے۔ البنز ہائی سکول، بورڈ آف ایجوکیشن، کیتھولک لاسال برادرز کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔[14]

یہاں پر آکسفورڈ کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ کل اساتذہ کی تعداد 30 ہے جن میں 21 مسیحی اور 9 مسلم اساتذہ ہیں۔ طلباء کی کل تعداد 403 ہے جن میں 203 مسیحی اور 200 مسلم طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

کرائسٹ دی کنگ سکول، جمیل آباد:

کرائسٹ دی کنگ سکول، جمیل آباد میں واقع ہے۔ 23 جنوری 1989ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ شروع میں "کرائسٹ دی کنگ چرچ" کے سائڈ رومز میں کلاسیں شروع کی گئی تھیں۔ پہلے سال بچوں کی تعداد 60 تھی۔ 1995ء تک سکول چرچ میں ہی رہا اور بچوں کی تعداد 160 ہو گئی۔ یہ پرائمری اردو میڈیم سکول ہے۔ 1996ء میں سکول کی موجودہ بلڈنگ مکمل ہوئی اور اس کا اجراء فادر پطرس یوسف نے کیا۔ 1996ء سے یہاں باقاعدہ کلاسیں شروع ہو گئیں۔ سسٹر نسرین سکول کی پرنسپل ہیں، ان کی زیر قیادت سکول احسن طریقے سے کام کر رہا ہے۔

نصاب تعلیم:

نرسری اور پریپ کے طلباء کیلئے مسیحی مذہبی کتابوں پر مشتمل نصاب ہے۔ جبکہ دوسری کلاسوں کیلئے گورنمنٹ کا نصاب ہے۔ مسلم بچوں کیلئے مسلم ٹیچر بھی ہیں۔ جو ان کو اسلامیات پڑھاتی ہے۔

بورڈ آف ایجوکیشن:

برادر لارنس دی ڈائریکٹر کیتھولک بورڈ آف ایجوکیشن ملتان کی زیر قیادت میں سکول چلایا جا رہا ہے اور اس کے سربراہ برادر لارنس ہیں۔ ملتان ڈایوسیس میں جتنے بھی تعلیمی ادارے ہیں وہ برادر لارنس کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ یہاں پر کل اساتذہ کی تعداد 12 ہے جن میں 1 مسلم اور 11 مسیحی اساتذہ پڑھا رہے ہیں۔ طلبا کی تعداد 289 ہے جن میں سے 145 مسلم اور 144 مسیحی طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پرائمری تک کی فیس 600 روپے، مڈل میں 800 روپے اور ہائی میں 1500 روپے فیس وصول کی جاتی ہے۔ مسیحی بچوں کی تعلیم کے لیے کچھ الگ سے ادارے بھی موجود ہیں جہاں پر ان کے مذہب سے متعلق ان کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل سکول شامل ہیں۔[15]

ڈومنیکن مڈل سکول رضا آباد

ڈومنیکن مڈل سکول صرف مسیحی طلبہ کے لیے رضا آباد میں واقع ہے۔ اس سکول میں آٹھویں کلاس تک صرف مسیحی طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سکول کی پرنسپل سسٹر نصرت فاطمہ او۔پی ہے۔ اس میں کل آٹھ خاتون اساتذہ ہیں اور مسیحی طلبا کی تعداد تین سو ہے۔[16]

سینٹ جوزف پرائمری سکول، سعید کالونی ملتان

سینٹ جوزف بشپ ہائی سکول کی ہی ایک شاخ غریب آباد (سعید کالونی) میں موجود ہے یہ پرائمری سکول ہے جس کو یوحنا گوہر چلا رہے ہیں۔ یہ سکول ایسے علاقے میں واقع ہے یہاں پر زیادہ تر بھٹے ہیں اور بھٹوں کے مزدور اپنے بچوں کو سکول میں نہیں بھیجنا چاہتے بلکہ ان کو کام پر لگانا چاہتے ہیں جب کہ سسٹرز کی کوشش ہوتی ہے کہ بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا جائے اور یہ اپنی اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئی ہیں۔ اور والدین کو اس بات پر راضی کرتی ہیں کہ بچوں کو سکول میں داخل کروائیں۔ سینٹ جوزف پرائمری سکول سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد طلباء سینٹ جوزف بشب ہائی سکول اور لاء سال ہائر سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ نرسری سے پریپ تک بچوں کو مسیحی مذہبی تعلیم پر مشتمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ پرائمری کلاسز کیلئے گورنمنٹ والا نصاب ہے۔[17]

فل گاسپل اسمبلز سکول (پرائمری سکول) عقب نشتر ہسپتال، ملتان

فل گاسپل اسمبلز چرچ کے زیر اہتمام پرائمری سکول بھی قائم کیا گیا ہے جو چرچ سے ملحقہ ہے۔ یہاں پر طلباء کو مناسب تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ان کو اچھا شہری بنانے کے اصول سکھائے جاتے ہیں۔ اس سکول کا مقصد مسیحی تعلیمات کا پرچار ہے۔ تاکہ بچوں کو مذہب سے متعارف کرایا جائے۔ کیونکہ ان کے نزدیک چونکہ ہم اقلیت میں ہیں اور بچے نہ چاہتے ہوئے بھی اسلام سے متاثر ہو جاتے ہیں۔[18]

سینٹ انتھنی ہائی سکول، لوئیس کالونی، ملتان

29 مارچ 1995ء کو فادر پطرس یوسف (Rt. Rev PatrasYusaf) نے لوئیس کالونی میں ایک سکول بنانے کا فیصلہ کیا۔ 30 مارچ کو برادر لارنس، مسٹر شاہد کے ساتھ نئے سکول کی عمارت دیکھنے گئے۔ شہر کے شور اور زہریلے دھوئیں سے دور ایک پر فضا دیہی علاقے میں واقع ہے۔[19]

سینٹ جوزف مائنر سیمنری ملتان:

ملتان ڈایوسس میں سینٹ جوزف سیمنری کا آغاز 13 اگست 2012ء کو ہوا۔ اس سیمنری کے بانی بشپ اینڈریو فرانسس نے اس کی بنیاد رکھی۔ سینٹ جوزف سیمنری پہلے سینٹ جوزف کانونٹ تھی۔ جسے رینوویشن کے بعد سیمنری کی شکل دی گئی۔ اب یہ ایک خوبصورت سیمنری ہے یہ سیمنری ان کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔

پریسٹ ریورنڈ فادر عمران بینجمن کو تعینات کیا اور انہیں بنیادی ریکٹر کی تعلیم کیلئے روم بھیجا جہاں سے انہوں نے تعلیم حاصل کی اور پھر سینٹ جوزف سیمنری کے ریکٹر بنے۔ 2012ء میں جب سیمنری کا آغاز ہوا تو پہلے سال ہی 28 طالبعلم سینٹ جوزف سیمنری میں کاہن بننے کی غرض سے داخل ہوئے اور اب تک تقریباً 60 کاہن بننے کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔[20]

لوئیس ہال، ملتان

ملتان ڈایوسس میں ڈومنیکن فادرز کی خدمات بہت زیادہ ہیں اور وہ ہمہ وقت خدمت کیلئے تیار رہتے ہیں۔ پیرش کی ہوں یا اداروں کی، وہ ہمیشہ تن دہی سے اپنی خدمات میں تسلسل رکھتے ہیں۔ اس تسلسل کو جاری رکھنے کیلئے سیمنری کے ذریعے کہانت کے طالب علموں کیلئے فارمیشن

کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ لوئیس ہال جو ڈومنیکن جماعت یا فارمیشن ہاؤس ہے، جو پہلے ساہیوال میں تھا۔ وہ اب ملتان ڈایوسس کے لاسال پیرش میں منتقل ہو چکا ہے۔ اب یہیں پر کہانت کی اپنی ڈومنیکن طالب علموں کی بنیادی تربیت کا ضامن ہے۔[21]

آبلیٹ جونیئریٹ، او۔ایم۔آئی

سری لنکا سے او۔ایم۔آئی 1971ء میں فیصل آباد ڈایوسس میں تشریف لائے تا کہ مقامی چرچ کی مدد کر سکیں۔ بعد ازاں انہوں نے اس ویژن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا کہ یہاں ایک فارمیشن ہاؤس شروع کیا جائے۔ اس سارے منصوبے پر عمل کرنے کیلئے انہوں نے ملتان ڈایوسس کا انتخاب کیا کہ یہاں فارمیشن کھولا جائے۔ اس سلسلے میں آبلیٹس نے تقدس مآب بشپ برٹرینڈ بولینڈ کے تعاون سے زمین خریدی جو ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ ایریا میں واقع ہے۔ بشپ برٹرینڈ بولینڈ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا کہ یہ پراپرٹی او۔ایم۔آئی جماعت کی ہی رہے گی۔ بعد ازاں تقدس مآب بشپ پطرس یوسف نے بھی انہیں سپورٹ کیا۔

برادر ایلفریڈ، او۔ایم۔آئی جو اس وقت برادر تھے اور بعد میں فادر بنے، نے اس بلڈنگ کی 1986ء میں تعمیر کے وقت نگرانی کی اور پھر فارمیشن ہاؤس کے پہلے ریکٹر تعینات ہوئے۔ اس وقت سے یہ فارمیشن ہاؤس باقاعدگی سے اپنی ذمہ داری پوری کر رہا ہے۔ موجودہ ریکٹر فادر پرویز رضا اور فادر عابد اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔[22]

ملتان کے مسیحی سکولوں میں مسلم و مسیحی طلباء واساتذہ کی کیفیت:

نمبر شمار	سکول کا نام	سکول کا قیام	مسلم طلباء	مسیحی طلبا	کل طلباء	مسلم اساتذہ	مسیحی اساتذہ	کل اساتذہ
1	سینٹ میری کانونٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول	1911	600	400	1000	20	20	40
2	سیکرڈ ہارٹ سکول	1948	500	300	800	17	18	37
3	لاسال ہائر سیکنڈری سکول	1960	830	370	1200	53	52	105
4	البنز بوائز اینڈ گرلز ہائی سکول	1988	203	200	403	9	29	30
5	کرائسٹ دی کنگ سکول	1989	145	144	289	1	11	12
6	گڈ شیپرڈ لاسال نرسری سکول	1989	70	60	130	1	7	8

- اس ٹیبل کے اعداد و شمار سے جو بات واضح ہوئی ہے کہ ملتان میں مسیحی تعلیمی ادارے طویل عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔ ان میں سینٹ میری کانونٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول 1911ء سے اور سیکرڈ ہارٹ سکول 1948ء سے کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد طلباء اور اساتذہ کی تعداد کے لحاظ سب سے بڑا تعلیمی ادارہ لاسال ہائر سیکنڈری سکول ہے جو ملتان اور جنوبی پنجاب میں ایک نام رکھتا ہے۔ یہ ادارہ 1960ء سے کام کر رہا ہے باقی تین ادارے گزشتہ 32 سال سے کام کر رہے ہیں۔ ان کی خدمات ایک عرصہ سے ہیں اور ملتان کے مسلم مسیحی تعلقات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔
- ان تعلیمی اداروں میں سے جو زیادہ قدیم ہیں ان میں طلباء کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہے اور یہ تعلیمی ادارے مسلم طلباء کی کثیر تعداد کے حامل ہیں جس کی بناء پر یہ طلباء مسلم مسیحی تعلقات میں اپنا سماجی کردار ادا کرنے میں زیادہ موئثر ہیں۔

- ان قدیمی تعلیمی اداروں میں مسلم اور مسیحی اساتذہ کی تعداد بھی برابر ہے بلکہ لاسال ہائر سیکنڈری سکول میں مسلم اساتذہ کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ بڑا اہم اور توجہ طلب نکتہ ہے کہ ان تعلیمی اداروں میں مسلم اور مسیحی اساتذہ دونوں مل کر تعلیم دینے میں اور انتظامی سرگرمیوں میں شامل ہوتے ہیں۔ مختلف پروگراموں میں اور تہواروں کی خوشیوں میں ملتے جلتے ہیں جس سے ان اساتذہ کا سماج میں اثر و نفوذ مسلم مسیحی تعلقات میں بہتری لانے میں مدد و معاون ثابت ہو رہا ہے۔ اس لیے تعلیمی اداروں کے ذریعہ مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں یہ تعلیمی ادارے اہم کردار ادا کر رہے ہیں جس کی پاکستانی معاشرہ کو ضرورت ہے۔

تعلیم وہ زیور ہے جو انمول ہے اسے نہ چھینا جاسکتا ہے اور نہ ہی چُرایا جاسکتا ہے۔ یہ وہ خزانہ ہے جو استعمال کرنے سے بڑھتا ہے اور کسی ملک کا نظام تعلیم اس ملک کے مستقبل کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ مسیحی تعلیمی اداروں نے تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ اپنی مشنری سرگرمیاں جس میں مسلمان بچوں کو مسیحیت کی طرف راغب کرنے کی کوششیں شامل ہیں جاری رکھی ہوئی ہیں۔ اس میں غریب بچوں کو مفت تعلیم اور سکالرشپ بھی دیئے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کو مسیحیت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں رسائل اور کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ ایسی کتب، پمفلٹ وغیرہ بڑے خوبصورت اور دلکش انداز میں طبع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ غیر مسیحی دنیا تک پہنچانا ان کا بنیادی مقصد ہوتا ہے۔ طلباء وطالبات کو ڈاک کے ذریعے مسیحی لٹریچر فراہم کیا جاتا ہے۔ مسیحی مشنریاں خدمت کے نام پر سکول، کالج وغیرہ بناتے ہیں۔ تعلیم کے ذریعے انسانی ذہنوں کو مسیحیت کے لیے آمادہ کرنا مسیحی مشنریوں کا بنیادی اصول رہا ہے۔ ملتان میں موجود مسیحی سکولز میں ایک چیپل موجود ہوتا ہے جہاں پر وہ اپنی عبادت کرتے ہیں۔ صبح میں تمام سکولز میں Prayer ہوتی ہے جس میں بائبل کے کلمات پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن مسلم بچوں کے حوالے سے کوئی تلاوت وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے۔ لیکن اب ہر سکول میں مسلم بچوں کے لیے اسلامیات پڑھانے کا انتظام موجود ہے۔

تعلیم دینے کے حوالے سے ان سکولز کے اساتذہ کا معیار عمدہ ہے۔ ٹیوشن کے سخت خلاف ہیں۔ بچوں کی اخلاقی تربیت پر زور دیا جاتا ہے اور محب الوطن بنانے کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔ چودہ اگست، قائداعظم ڈے اور اقبال ڈے کی تقاریب بھی منعقد ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے عیدین، عید میلاد النبی، کرسمس اور ایسٹر جیسے تہوار منائے جاتے ہیں۔ ڈسپلن کو بہت اہمیت دی جاتی ہے تاکہ ہر طرح کی صورتحال میں بچے اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ مجموعی طور پر مسیحی تعلیمی اداروں کا ملتان میں تعلیمی ترقی کے حوالے سے کردار اہمیت کا حامل ہے اور اس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

نتائج تحقیق:

❖ پاکستان بننے سے قبل مسیحی برادری تعلیم کے شعبے میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ پاکستان کے مشنری سکولوں میں زیادہ تر مسلم طلباء زیر تعلیم ہوتے ہیں۔ مشنری سکولوں سے فارغ التحصل طلباء انگریزی زبان عمدگی سے سیکھ لیتے ہیں۔ جس کی پاکستان جیسے ترقی پذیر ملکوں میں بڑی اہمیت ہے۔ ملتان میں بھی مسیحی ادارے سالہاسال سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

❖ مسیحی سکولوں میں مسلمان بچوں کو مذہبی تعلیم مسلم اساتذہ ہی دیتے ہیں۔

- ❖ مسیحیت خدمت گاروں نے عوام الناس کو جہالت کے اندھیروں سے نجات دلانے کی تحریک مسیحی یسوع کے تعلیم دینے کے مشن سے حاصل ہوتی ہے۔ تعلیم دینے کے اس مشن میں مسیحی چرچ بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔
- ❖ جب سے نیشنلائزیشن کے نام پر مسیحی تعلیمی اداروں کو سرکاری تحویل میں لیا گیا اس کے نتیجے میں مسیحی سکولوں کی تعلیمی خدمات اور معیار تعلیم پر بُرا اثر پڑا۔مابعد ان کو پرائیویٹ کر دیا گیا جس کی وجہ سے مسیحی سکول تعلیمی میدان میں ترقی کر رہے ہیں۔
- ❖ مسیحی سکولوں میں نظم وضبط پر خاص توجہ دی جاتی ہے یہ لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں۔
- ❖ کچھ مسیحی سکولوں میں صرف مسیحی طلباء کو ہی تعلیم و تربیت دی جاتی ہے، ان میں طلباء کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں اور کچھ سکولز ایسے ہیں جن میں مسیحی طلباء سے فیس وصول نہیں کی جاتی جبکہ مسلم طلباء سے کمرشل بنیادوں پر فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔
- ❖ مسیحی تعلیمی اداروں میں ضرور ایک چیپل ہوتا ہے جس میں مسیحی بچوں کو مسیحی مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔
- ❖ مسیحی سکولوں میں مسلمان بچوں کو اخلاقیات کے حوالے سے مستقل بنیادوں پر نصیحت کی جاتی ہے اور ان کو چیریٹی کی اہمیت کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے۔
- ❖ ابتدائی طور پر مسیحی سکولوں میں مسلمان بچوں کو مذہبی تعلیم حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی مابعد نصاب میں شامل اسلامی تعلیمات کو کو پڑھنے سے ان کے لیے آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔
- ❖ مسیحی اداروں سے فارغ التحصیل طلبا زندگی کے مختلف شعبہ جات (میڈیکل، انجنیئرنگ ایجوکیشن، ہیلتھ، ایئر فورس اور آئی۔ٹی ٹیکنالوجی) میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔
- ❖ ان تعلیمی اداروں نے زیادہ تر ماہر تعلیم اور اساتذہ کرام پیدا کیے جنھوں نے ملتان کی شرح خواندگی میں اضافہ کیا اور ملتان کی تعلیمی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔
- ❖ پاکستانی معاشرے میں سماجی ہم آہنگی پیدا کرنے میں ان تعلیمی اداروں نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان تعلیمی اداروں نے مذہبی رواداری کو بھی فروغ دیا ہے جس کی واضح مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں جیسا کہ رمضان المبارک اور عید الفطر کے مسلم تہواروں پر مسیحی اساتذہ اور طلباء مسلم اساتذہ و طلباء کو تحائف دیتے ہیں اور اسی طرح کرسمس اور ایسٹر کے موقع پر مسلم اساتذہ اور طلباء مسیحی اساتذہ اور طلباء کو تحائف اور مبارکباد دیتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

[1] تیرتھ رام، رائے زادہ، **سیر ملتان**، (ملتان: آریہ سٹیم پریس، 1961ء)، ج1، ص14۔

Teerath Ram, Royzada, **Sair Multan**, (Multan: Arya Steem Press, 1961), Vol.1, P 14.

[2] عباس حسین، سید گردیزی، **تاریخ ملتان**، (ملتان: سید حرایائی گردیزی، شاہ گردیز)، ص290۔

Abbas Hussain, Syed Gardezi, **Tareekh-e-Multan**, (Multan: Syed Huryai Gardezi, Shah Gardez), P 290

[3] شبلی احمد، **تاریخ تعلیم وتربیت**، مترجم محمد حسین خان، (لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1984ء) ص95۔

Shiblī Aḥmad, **History of Education and Training,** Translator Muḥammad Ḥussain Khān, (Lahore: Institute of Islamic Culture,1984) p. 95.

[4]منشی، عبدالرحمن خان، **آئینہ ملتان**، (ملتان: مکتبہ اشرف المعارف چہلیک، 1972ء)، ص 282۔

Munshi, Abdul Rahman Khan, **Aina Multan**, (Multan: Maktaba Ashraf-ul-Mua'rif Chehliyak, 1972), p. 282.

[5]ایضاً، ص 483۔

Ibid, p.483.

[6]فادر فرانسس ندیم، **یہ دیس ہمارا ہے**، (لاہور: ادارہ ہم آہنگ سینٹ میری چرچ، 7ٹی بلاک گلبرگ II، 1997ء)، ص 182۔

Father Francis Nadeem, **This Country Is Ours, (**Lahore: Institute of Harmony St. Mary's Church, 7th Block Gulberg II, 1997), p.182.

[7]Steve, Bishop, **Protestant Minissionary Education in British India**, (London: Evangelical Quarterly, 1997), p. 9.

[8]کیتھولک، **کلیسا کی کیٹی کیزم**، (کراچی: مکتبہ پاکستان کاتھولک بشپس کمیشن برائے مسیح تعلیم، 2015ء)، ص 52۔

Catholic, **Catholicism of the Church**, (Karachi: Maktaba Pakistan Catholic Bishops Comission Baraye Maseeh Taleem, 2015), p. 52.

[9]منشی، عبدالرحمن خان، **آئینہ ملتان**، ص 486۔

Munshi, Abdul Rahman Khan, **Aina Multan**, p. 486.

[10]Interview with Sister Nasreen Gyan and Mr. Anosh Admin Officer, 21 January 2020.

[11]Interview with Sister Teresa, Sacred Heart School, Multan, April 26, 2020.

[12]Interview with Brother Shehzad, Brother Rehman and Samuel Sardar, February 11, 2020.

[13]Interviews with Sister Naseem and Sister Saima, January 17, 2020.

[14]Interview with Brother Shahid Mughal, March 10, 2020.

[15]Interview with Sister Nasreen, January 20, 2020.

[16]Interview with Sister Nusrat Fatima, March 7, 2020.

[17]Interview with John Gohar, 18 February 2020.

[18]Interview with Principal Phil Gospel Assemblies School, January 7, 2020.

[19]Interview with Shahid Ambrose, 22 February 2020.

[20]Interview with Father Yusuf Sohan, January 28, 2020.

[21]Interview with Father Irfan Jerome and Father Haroon, January 30, 2020.

[22] اسحاق یعقوب، فادر، **ملتان ڈایوسس کی تاریخ**، (ملتان: شیر ربانی پریس، 2019)، ص 128-129۔

Father IshaqYaqub, **History of Multan Devas**, (Multan, Sher Rabbani Press, 2019), pp. 128-129.